تبصرہ کتب

Days of Small Things? (چھوٹی چھوٹی چیزوں کے دن ؟)

مؤلف : ولیم۔جی۔ینگ
ناشر : کرسچن اسٹڈی سنٹر۔راولپنڈی
صفحات : ۱۵۰
سالِ اشاعت : ۱۹۹۱ء
قیمت : درج نہیں

۱۸۴۹ء میں پنجاب، مہاراجہ رنجیت سنگھ کے جانشینوں کے ہاتھ سے نکل کر ایسٹ انڈیا کمپنی کے مقبوضات میں شامل ہوا تو اس کے ساتھ ہی دریائے ستلج کے مغرب میں مسیحی مشنری سرگرمیوں میں یک لخت اضافہ ہوگیا۔ ان سرگرمیوں میں سیالکوٹ کو اس کے محلِ وقوع کی مناسبت سے خصوصی اہمیت حاصل تھی۔ یہاں سے ایک طرف ریاست جموں و کشمیر میں تبشیری کام بڑھایا جا سکتا تھا اور دوسری طرف مغربی پنجاب کے اضلاع گوجرانوالہ، گجرات اور جہلم میں کام کی باسانی نگرانی کی جا سکتی تھی۔ ۱۸۵۵ء میں شمالی امریکہ کے یونائیٹڈ پریسبیٹرین چرچ نے یہاں مشن قائم کیا اور اس کے ڈیڑھ دو سال بعد چرچ آف اسکاٹ لینڈ نے یہاں اپنی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔

شمالی امریکہ اور مغربی یورپ کے مشنری اداروں کے وسائل، منضبط طریقِ کار اور "اپنی تاریخ" سے ان کی دلچسپی کا نتیجہ ہے کہ ان اداروں کی سرگرمیوں کا ریکارڈ بہت حد تک آج بھی محفوظ ہے۔ خود کارکن مشنریوں نے اپنے تجربات کے حوالے سے جو یادداشتیں لکھی ہیں، ان سے مشنری سرگرمیوں اور ان کی پیش رفت پر بخوبی روشنی پڑتی ہے۔ "تاہم ان مشنری کارکنوں کے ذہنی پس منظر، مقامی آبادی اور اس کی ثقافت کے بارے میں ان کے اندازِ نظر اور "استعماری تعلق" کے حوالے سے آج کے دور میں ان کی تاریخی یادداشتوں کی افادیت بہت محدود ہو گئی ہے۔ چنانچہ اس امر کی ضرورت تھی کہ برصغیر اور اس کے مختلف حصوں میں ترویجِ مسیحیت کی تاریخ از سر نو لکھی جائے۔ اردو میں پادری برکت اللہ کے ابتدائی کام" کے ساتھ شمالی امریکہ اور یورپ کی مختلف جامعات کی اعلیٰ تعلیمی سندات کے لیے لکھے گئے مقالات اس سمت میں اہم قدم ہیں۔" کرسچن اسٹڈی سنٹر راولپنڈی بھی کچھ عرصے سے آج کے

پاکستان میں ترویجِ مسیحیت کی تاریخ پر کتب شائع کر رہا ہے۔ اس سلسلے کی تازہ ترین کاوش Days of Small Things ? پیش نظر ہے جو پنجاب میں چرچ آف اسکاٹ لینڈ کی ۱۸۷۳ء سے ۱۸۸۵ء تک کی بارہ سالہ سرگرمیوں کی دلچسپ داستان ہے۔

کتاب کے مصنف جناب ولیم۔ جی۔ ینگ کا تعلق اسکاٹ لینڈ سے ہے اور وہ چرچ آف اسکاٹ لینڈ مشن کی جانب سے ۱۹۴۷ء سے ۱۹۷۷ء تک تیس سال پاکستان میں تبشیری سرگرمیوں میں مصروف رہے ہیں۔ وہ چار سال گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمینری میں "کلیسائی تاریخ" کے استاد رہے ہیں اور چرچ آف پاکستان کے تحت تقریباً سات سال انہوں نے سیالکوٹ کے بشپ کے طور پر خدمات انجام دی ہیں۔ تبشیری خدمات سے سبکدوش ہو کر اسکاٹ لینڈ چلے گئے مگر پنجاب میں چرچ کی تاریخ سے ان کی دلچسپی مسلسل برقرار رہی۔ ۱۹۷۷ء میں ان کے قلم سے نو مسیحی ریورنڈ محمد اسماعیل (م ۱۸۷۳ء) پر ان کا وقیع اور جامع مقالہ شائع ہوا جس میں ۱۸۵۷ء سے ۱۸۷۳ء تک چرچ آف اسکاٹ لینڈ کی سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا تھا۔

نومبر ۱۸۷۳ء میں چرچ آف اسکاٹ لینڈ کے نئے مشنری ریورنڈ ولیم ہارپر سیالکوٹ آئے تھے اور زیرِ نظر کتاب میں جناب ینگ نے چرچ آف اسکاٹ لینڈ کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی ہے جب ریورنڈ ولیم ہارپر مشن کے سربراہ تھے۔ اس عرصے میں ان کے ساتھی مشنری جان فاربز وائٹ ینگسن تھے جو بعد میں بطور انچارج مشن ان کے جانشین بھی ہوئے۔ ان دو باقاعدہ مشنریوں کے ساتھ ولڈلی۔ سی۔ بیلی نے ۱۸۷۹ء سے اپریل ۱۸۸۲ء تک غیر مختص مشنری کے طور پر کام کیا۔

چرچ آف اسکاٹ لینڈ کے مشنریوں نے تبشیر میں وہی طریقے اختیار کیے جو ان سے پہلے ان کے دوسرے ہم مذہب اپنائے ہوئے تھے۔ یعنی اسکولوں اور یتیم خانوں کے قیام کے ساتھ بازاروں میں منادی کی جاتی تھی اور دیہات کے دوروں میں عام آدمیوں میں لٹریچر تقسیم کیا جاتا، بحث و مباحثہ کیا جاتا اور تبدیلیٔ مذہب کے لیے آمادہ لوگوں میں دلچسپی لی جاتی تھی۔ اسکولوں اور یتیم خانوں کا قیام بظاہر انسانی خدمت انجام دینے اور مقامی آبادی کو "مہذب" بنانے کے نام پر ہوتا تھا مگر حقیقتاً اس کا مقصد ترویجِ مسیحیت تھا۔ ریورنڈ ہارپر بالخصوص اس مقصد میں بڑے واضح تھے۔ انہوں نے ایک موقع پر اسکولوں کے قیام پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ

> "بعض اوقات مشن اسکول اس عظیم مقصد کو تباہ کرنے کے خطرے سے دوچار ہو جاتے ہیں جس کے لیے انہیں زندہ رہنا چاہیے۔ اسکول باہم ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے لگ جاتے ہیں کہ ان میں سے سرکاری امتحانات کے حوالے سے کون زیادہ کامیاب ہے۔ اس لحاظ سے یہ خطرہ محسوس کیا جاتا ہے کہ کہیں یہی ان کی سرگرمیوں کا مستقل مقصد نہ بن

جائے۔ اسکولوں سے براہ راست تبدیلیٔ مذہب عوام میں غیر مقبولیت، اسکول میں طلبہ کی تعداد میں کمی اور مالی نقصان پر منتج ہوتی ہے اس لیے اس بات کی خواہش نہیں کی جاتی کہ طلبہ مذہب تبدیل کریں بلکہ اس عمل سے قدرے خوف محسوس ہونے لگا ہے۔ اس بات کا ہمیشہ خدشہ رہے گا کہ مشنری ادارے "سیکولر" اداروں سے کچھ ہی بہتر ثابت ہوں، تاہم عام تعلیم کا بوجھ ہلکا کرنے کی خدمت انجام دیتے رہیں گے۔ ہمارا ناقابلِ تبدیل مقصد، اپنے اداروں کے ذریعے تبلیغ و تبشیر ہے۔" (ص ۱۳-۱۴)

اسی طرح یتیم خانوں کا مقصد "مشن کے کاموں کے لیے تربیت یافتہ ایجنٹوں کی فراہمی" سے زیادہ کچھ نہ تھا۔

مطالعہ کتاب سے واضح ہوتا ہے کہ دونوں باقاعدہ (مختص) مشنری اردو اور مقامی زبان پر عبور رکھتے تھے۔ ولیم ہارپر نے اردو میں "تثلیث" کے موضوع پر ایک کتابچہ یادگار ہے اور جہاں تک ینگسن کا تعلق ہے، انھوں نے نہ صرف اردو میں لکھا بلکہ زبان پر ان کی مہارت کو تسلیم کیا گیا۔ ۱۸۹۲ء میں جب عہد نامۂ جدید (اردو) پر نظرِ ثانی کی جا رہی تھی تو انہیں نظر ثانی کرنے والے افراد میں شامل کیا گیا۔ تیسرے غیر مختص مشنری کی مہارتِ زبان پر زیادہ معلومات حاصل نہیں ہیں تاہم اس یعنی ولزلی۔ سی۔ بیلی کے فرزند ڈاکٹر سی۔ گراہم بیلی، جو چرچ آف اسکاٹ لینڈ کے مختص مشنری کے طور پر پنجاب میں مقیم رہے، اردو اور پنجابی زبان و ادب کے حوالے سے سند کا درجہ رکھتے ہیں۔

Days of Small Things ? نہ صرف ولیم ہارپر اور ینگسن کی کامیابیوں اور طریقہ کار پر روشنی ڈالتی ہے بلکہ ان حضرات کے مزاج اور ذاتی پسند و ناپسند کو بھی واضح کرتی ہے۔ مؤلف کی رائے کے مطابق ولیم ہارپر اس امر کو زیادہ پسند نہیں کرتے تھے کہ نچلی ذاتوں کے لوگ مسیحیت قبول کرنے میں پہل کریں۔ اس کے برعکس ینگسن ان کو بپتسمہ دینے میں پیش پیش رہے۔ جب تک ولیم ہارپر مشن کے انچارج رہے، بہت کم لوگوں نے مسیحیت اختیار کی اور ان کے الگ ہوتے ہی بڑی تعداد میں لوگ حلقۂ مسیحیت میں شامل ہونے لگے۔ جناب ینگ کے تجزیے کے مطابق ینگسن عوامیت کے قریب تھے۔ یہی سبب ہے کہ جہاں ولیم ہارپر نے گھوم پھر کر تبلیغ کرنے کو نسبتاً کم اہمیت دی، وہیں ینگسن اس میدان میں بڑے فعّال رہے۔ انہیں مسلمان مولویوں اور ہندو پنڈتوں سے بحث و مباحثہ کرنے میں لطف آتا تھا۔ اس دور میں گجرات میں ۱۷۱ اور وزیر آباد میں پچاس یا کم و بیش دیہات تھے۔ ۱۸۷۵ء میں اپنی آمد سے لے کر ۱۸۸۳ء تک ینگسن نے ان میں سے کم از کم ایک ہزار دیہات کا بہ نفسِ نفیس دورہ کیا تھا۔

جنابِ ینگ اور یونائیٹڈ پریسبیٹرین چرچ کے اینڈریو گورڈن اس بات پر متفق ہیں کہ جب

چرچ آف اسکاٹ لینڈ نے سیالکوٹ میں کام شروع کیا تو دونوں تنظیموں کے درمیان قریبی تعلقات تھے۔ مگر ولیم ہارپر کے دور میں یہ تعلقات کشیدہ ہو گئے۔ اس سے بھی ولیم ہارپر کے طریق کار پر روشنی پڑتی ہے۔

تبلیغِ عیسائیت کی کوششوں میں مقامی مسلم، ہندو اور سکھ آبادی کی جانب سے پادریوں کی مزاحمت حیرت انگیز امر نہیں، تاہم ہندو آبادی کی نسبت مسلمان علماء نے زیادہ مخالفت و مزاحمت کی۔ (ص ۵۱) بتایا گیا ہے کہ ۱۸۸۲ء میں "بغداد کے ایک مولوی صاحب نے چند مہینے باقاعدگی سے عیسائیت کے خلاف تبلیغ کی اور اس سے شہر (سیالکوٹ) میں قابلِ لحاظ حد تک ہلچل پیدا ہوئی۔" (ص ۳۷-۳۸) اسی طرح یہ لکھا گیا ہے کہ "ایک وہابی مبلّغ نے بھی سیالکوٹ کا دورہ کیا لیکن اس کے دورے کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کے فرقے اور سُنیوں کے درمیان جھگڑا کھڑا ہو گیا۔" (ص ۴۱)

معلوم ہوتا ہے کہ جن علاقوں میں پادری حضرات فعّال تھے وہاں مسلمان علماء مطالعۂ مسیحیت میں دلچسپی لینے لگے تھے۔ ۱۸۸۲ء کی ایک رپورٹ میں لکھا گیا ہے کہ "مشنری ایک گاؤں میں ایک مولوی صاحب سے ملے جس نے انہیں اناجیل اور رسولوں کے اعمال کا ایک پرانا نسخہ دکھایا، جس سے وہ واقف نظر آتا تھا۔" (ص ۱۲۱) پادری ینگسن دیہات کے دوروں میں مسجدوں میں جا کر علماء سے ملاقات کرتا تھا، ان کی اپنی روایت کے مطابق علماء میں سے اکثر ان سے ملتے اور بحث و مباحثہ کرتے تھے۔

زیرِ مطالعہ بارہ سالہ عرصے میں ولیم ہارپر کی پالیسیوں کے پیشِ نظر بہت کم لوگ حلقۂ عیسائیت میں داخل ہوئے اور اسی لیے مؤلف نے کتاب کا نام "چھوٹی چھوٹی چیزوں کے دن؟" تجویز کیا ہے تاہم ان کے اندازے کے مطابق یہی ابتدائی لوگ بعد کی پیش رفت کا باعث بنے۔

کتاب کا بڑا حصہ غیر مطبوعہ رپورٹوں پر مبنی ہے اور اس لحاظ سے پہلی بار بہت سے نئے پہلو سامنے آئے ہیں۔ پنجاب میں چرچ کی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے اس کا مطالعہ مفید ہو گا۔ سادہ، سلیس زبان اور پیشکش کے بہتر انداز کے باعث تاریخِ پنجاب کا عمومی طالب علم بھی اس سے لطف اٹھائے گا۔ کتابت کی اغلاط، پاکستان میں مطبوعہ اکثر و بیشتر کتابوں کی طرح اس میں بھی موجود ہیں۔ صفحہ ۸۷ پر چرچ آف اسکاٹ لینڈ کے مشنریوں کا ایک گروپ فوٹو دیا گیا ہے۔ اگر تصویر میں شامل لوگوں کے نام دے دیے جاتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔ (اختر راہی)

حواشی

۱۔ پنجاب کے حوالے سے دیکھیے:

اینڈریو گورڈن، Our India Mission، فلاڈیلفیا: مؤلف (۱۸۸۶ء)

ینگسن، جان فار بزوائیٹ، The Punjab Mission of the Church of Scotland: 1855 - 1895
ایڈنبرا: آر اینڈ آر کلارک (۱۸۹۶ء)

۲- برصغیر میں مسیحیت کے سلسلے میں پادری برکت اللہ کی حسب ذیل کتب اہم ہیں:

*مقدس توما رسول ہند، دہلی: دلی پرنٹنگ پریس (۱۹۴۸ء)

*قرونِ وسطیٰ کی ایشیائی اور ہندوستانی کلیسائیں، لاہور: پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی (۱۹۶۲ء)

*مُغلیہ سلطنت اور مسیحیت، لاہور: پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی (۱۹۷۰ء)

*صلیب کے علمبردار، لاہور: پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی (باردوم: ۱۹۵۷ء)

۳- دیکھیے: ڈاکٹر ممتاز- اے- انور، Doctoral Research on Pakistan لاہور: پاک بک کارپوریشن (۱۹۷۶ء)، ص ۵۲-۵۴، محمد انور، Doctoral Dissertations on Pakistan، اسلام آباد: نیشنل کمیشن برائے تحقیقِ تاریخ و ثقافت (۱۹۷۶ء)، ص ۱۰۴-۱۰۶

۴- ڈاکٹر گراہم بیلی A History of Urdu Literature کے مصنّف کی حیثیت سے مشہور ہیں۔ اس کتاب میں ڈاکٹر بیلی نے ابتداء سے ۱۸۲۸ء تک اردو زبان و ادب کی مختصر تاریخ بیان کی ہے۔ ڈاکٹر گراہم بیلی کی شخصیت اور سرگرمیوں کے لیے دیکھیے:

ڈاکٹر محمد باقر، ڈاکٹر گراہم بیلی (میرے استاد)، ماہنامہ مخزن (لاہور)، جنوری ۱۹۴۹ء، ص ۴۴-۵۱، آغا محمد اشرف، ڈاکٹر گراہم بیلی، سہ ماہی الزبیر (بہاولپور)، شمارہ ۵ (۱۹۶۲ء)، ص ۲۶۰-۲۶۵

۵- اینڈریو گورڈن، حوالہ مذکورہ، ص ۱۲۸ و ما بعد